تعمیر خانوادہ میں عورت کا کردار

مولانا ناظم علی واعظ خیر آبادی

اگر انسانی معاشرہ کے مختلف رخ اور اضلاع ہیں تو اسلامی معاشرہ بھی اس سے خالی نہیں ہے۔ سماج اور معاشرہ چھوٹی بڑی متعدد اکائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ خاندان معاشرہ کی سب سے چھوٹی اکائی ہے جو مرد و عورت کی شادی سے شروع ہوتی ہے اور بچوں کی پیدائش سے وسیع اور مستحکم ہوتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے خاندان سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ خاندان کے افراد کا ایک دوسرے سے رابطہ ہوتا ہے اور افراد کے مقاصد اور منافع باہمی اشتراک عمل سے مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ معاشرہ رفتہ رفتہ وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ملکی حدود سے آگے بڑھ کر عالمگیر ہو جاتا ہے اور پوری دنیا ایک معاشرہ کے وسیع دائرہ میں سما جاتی ہے کیونکہ بنی آدم جناب آدمؑ و حواؑ کی اولاد ہونے کی بنا پر ایک معاشرہ کا جزو ہوتے ہیں۔

چونکہ اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت سے امتیازات کے ساتھ یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ یہ ایک معاشرتی اور سماجی دین ہے اس لئے اس نے صرف انسان کی انفرادی، روحانی اور تکمیل خواہشات نفسانی کیلئے ہی نظام اور قانون نہیں بنایا بلکہ دوسروں کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے اصول سے بھی باخبر کیا ہے۔ اسلام کے کسی حکم کے بارے میں جب تفکر اور تدبر سے کام لیتے ہیں تو اس کا تعلق سماج اور معاشرہ سے ضرور ملتا ہے اور کم سے کمتر کوئی ایسا حکم ملے گا جس کا تعلق صرف ایک فرد سے ہو اور دوسروں سے چشم پوشی کی گئی ہو۔ خداوند عالم کی معرفت اور عبادت کا حکم دیا گیا ہے لیکن اسے سماج اور معاشرہ سے الگ رہنے کا ذریعہ نہیں بنایا گیا کہ رہبانیت اور گوشہ نشینی اختیار کرلے اور دنیا سے بے تعلق ہو جائے بلکہ دوسروں کی مشکلوں میں ہاتھ بٹانے، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور صحیح طریقہ پر دنیاوی امور بجالانے کو بھی عبادت قرار دیا گیا ہے تا کہ انسان خصوصا مسلمان بیگانہ نہ ہو جائے۔

اسلام خاندان کے نظم و انضباط اور بنیاد کے استحکام کو مرد و عورت، شوہر و زوجہ کے درمیان حسن اخلاق کو قرار دیتا ہے اور ان کیلئے حقوق اور فرائض کو معین کرتا ہے کیونکہ سماج اور معاشرہ حقوق کی ادائیگی اور فرائض کی بجاآوری کے بغیر سکون و اطمینان کی فضا میں سانس نہیں لے سکتا۔

اس مقالہ کا موضوع "عورت اور خاندان" ہے اس لئے وسیع ترین معاشرتی اصول حیات کے بجائے صرف اس بنیاد کے خصوصیات، فرائض اور حقوق کا تذکرہ کیا جارہا ہے جس پر خاندان کی عمارت تیار ہوتی ہے۔

درحقیقت عورت معاشرہ کا سنگ بنیاد ہے۔ ماہرین حیات اور اس کا تجزیہ و تحلیل کرنے والے دانشوروں نے ایک عورت کی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جب وہ دنیا میں آتی ہے تو کسی ماں باپ کی بیٹی ہوتی ہے اور جب سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد کسی مرد کے رشتہ میں منسلک ہوتی ہے تو زوجہ بنتی ہے اور شریک حیات ہو جاتی ہے اور جب اپنی اولاد کو جنم دیتی ہے تو ماں کہلاتی ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے وہ کسی بھائی بہن کی بہن بھی ہوتی ہے۔ پہلا وہ دور ہوتا ہے جب وہ کسی دوسرے خاندان کی ایک فرد ہوتی ہے اور دوسرے تیسرے مرحلہ میں جدید خانوادہ کی تشکیل کرتی ہے۔ اس نئے مرحلہ میں اس کے حقوق و فرائض دوسرے مراحل کے مقابلہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن تمام مراحل میں خاندان کو آبرومند اور مثالی بنانے میں اس کا اہم کردار ہوتا ہے، ایسی صورت میں عورت خانوادہ کو حسن و جمال اور خوبی و کمال سے آراستہ کرنے میں عظیم اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

اسلام سے قبل عورت کی کوئی اہمیت اور حقیقت نہیں مانی جاتی تھی۔ عورت کو حقیر اور کمزور سمجھا جاتا تھا۔ اگر بیٹی پیدا ہوتی تو جاہلیت اور جہالت کی گود میں پلنے والے باپ اسے زندہ درگور کرنے میں عزت خیال کرتے تھے۔ اسلام نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور عملی اقدام کے ذریعہ اس انسانیت کش اور بدترین طریقہ کا خاتمہ کیا اور اسے فطری حق حیات دے کر عظمت و منزلت سے سرفراز کیا۔

جدید خانوادگی زندگی کا آغاز مرد و عورت کے درمیان رشتہ ازدواج کے قائم ہونے سے ہوتا ہے اس لئے اسلام نے خانوادہ کی فلاح و بہبود کے پیش نظر عورت کے انتخاب میں بھی نہایت احتیاط سے کام لیتے ہوئے اصول و ضوابط معین کئے ہیں۔

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

تَزَوَّجُوا الوَدُوْدَ الوَلُودَ... سوداءُ وَلُودٍ خَيْرٌ مِنْ حَسْنَاءِ عَقِيْمٍ۔

ترجمہ: محبت کرنے والی، اولاد کو جنم دینے والی عورت سے رشتہ کرو، وہ سیاہ فام عورت جو اولاد عطا کرنے والی ہو ان حسین عورتوں سے بہتر ہے جو اولاد نہیں پیدا کر سکتی ہوں[۱]۔

۱۔ جامع الاخبار، ص ۱۲۷

ایک دوسری حدیث میں ازدواج کی جانب رغبت دلاتے ہوئے فرمایا ہے: " تَزَوَّجْ وَ إِلَّا فَأَنْتَ مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ "[۱]۔ دوسری حدیث میں "وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُذْنِبِينَ" یا "وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنْ رُهْبَانِ النَّصَارىٰ"۔ یہ ارشاد پیغمبرؐ نے اس شخص سے فرمایا جو مستطیع اور مستغنی تھا کہ تم شادی کر لو ورنہ تم شیاطین کے بھائیوں میں سے یا گناہگاروں میں سے یا عیسائی راہبوں میں سے ہو گے۔

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَ جَمَالِهَا وَ نَسَبِهَا وَ لَذَّتِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ

ترجمہ: عورت سے نکاح اس کے مال، جمال، نسبت اور لذت کیلئے نہ کرو بلکہ تمہارے لئے لازم ہے کہ دیندار عورت سے نکاح کرو[۲]۔

دور حاضر میں دینداری کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی ہے مال پر نگاہ کی جاتی ہے یا حسن و جمال کو مد نظر رکھا جاتا ہے، نسبت اور ہڈی کا خیال ہوتا ہے اور جنسی لذت اندوزی کا تصور ذہن میں رہتا ہے۔

امام باقرؑ نے فرمایا ہے:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ رَجُلٌ فَرَضِيْتُمْ دِيْنَه وَ أَمَانَتَه، فَزَوِّجُوهُ وَ إِلَّا تَفْعَلُوه تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ۔

ترجمہ: جو شخص تمہارے پاس لڑکی کی خواستگاری کیلئے آئے تو اس کا دین اور امانتداری پسندیدہ ہو، تو اپنی لڑکی کی اس کی اس سے تزویج کر دو اور اگر ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ و بڑا فساد ہو گا[۳]۔

امام رضاؑ نے فرمایا ہے:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ رَجُلٌ رَضِيْتَ دِيْنَه وَ خُلُقَه فَزَوِّجْهُ وَ لَا يَمْنَعَكَ فَقْرُه وَ فَاقَتُه قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ إِنْ يَّكُوْنُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ ترجمہ: جب تم سے کوئی شخص تمہاری لڑکی کو رشتہ میں طلب کرے اور تمہیں اس کا دین اور اخلاق محبوب ہو تو اس سے رشتہ کر دو اس کا فقر و فاقہ تمہیں نہ روکے۔

۱۔ جامع الاخبار، ص ۱۲۷
۲۔ ایضاً
۳۔ مرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۱۸۹

خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ اگر وہ فقیر ہوں گے تو انہیں خدا اپنے فضل و کرم سے غنی بنا دے گا، اللہ بہترین وسعت اور علم والا ہے[۱]۔

ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی دین، اخلاق اور امانت کی بنیاد پر کرنا چاہیئے، مال و جمال، نسب اور لذت کی بنا پر نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اگر دین کی بنیاد پر رشتہ نہ ہو گا تو فتنہ و فساد پیدا ہو گا اور ازدواجی زندگی میں سکون واطمینان کی فضا نہیں قائم ہو سکتی۔ موجودہ زمانہ میں مغرب زدگی کی وجہ سے دین سے بیزاری کرائی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خانوادہ کی زندگی میں بے راہ روی، اضطراب، مادی اور معنوی بے چینی بڑھتے بڑھتے بے تعلّقی اور تفرقہ تک پہونچتی ہے۔

ازدواج سے قبل شوہر و زوجہ دو روح اور دو جسم کے حامل ہوتے ہیں اور بعد ازدواج دو جسموں میں ایک روح کے مثل ہو جاتے ہیں اور جب ایک روح جیسے ہوتے ہیں تو فائدہ اور نقصان میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں اور چونکہ اسلام نے دونوں کو ایک دوسرے کیلئے لباس قرار دیا ہے تو دونوں باہم محافظ راز ہوتے ہیں اور دونوں تمام حالات میں محرم ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کے سورہ نسا آیت ۳۴ میں ارشاد ہوا ہے:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ ۔ترجمہ: صالح عورتیں شوہر کی غیبت میں اپنی عفت اور شوہر کے مال وآبرو کی محافظ ہوتی ہیں۔

امام صادقؑ نے ایک شخص سے جو شادی کرنا چاہتا تھا فرمایا:

أُنْظُرْ أَيْنَ تَضَعُ نَفْسَكَ وَ مَنْ تُشْرِكُهُ فِي مَالِكَ وَ تَطَّلِعُه عَلٰى دِيْنِكَ وَ سِرِّكَ۔
ترجمہ: اس پر نظر رکھو کہ تم اپنی شخصیت کو کس مقام پر رکھ رہے ہو اور کس کو اپنے مال میں شریک بنا رہے ہو اور کسے اپنے دین و راز سے آگاہ کر رہے ہو[۲]۔

اسلام نے خانوادہ کی بنیادوں کی حفاظت کے لئے مرد و عورت کے درمیان حسن سلوک کو بے حد اہم قرار دیا ہے اور دونوں کے مشترک اور کچھ مخصوص حقوق اور فرائض قرار دئے ہیں۔

۱۔ مرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۱۸۸

۲۔ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۱۵

مشترکہ فرائض میں چند امور کی حیثیت بنیادی ہے

۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے رہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔ترجمہ: عورت و مرد ایک دوسرے کے ساتھ معروف (نیکی کے ساتھ) سلوک کریں[۱]۔

معروف وہ تمام امور ہیں جن کا خدا نے حکم دیا ہے اور بہترین امت سے تاکید کی ہے کہ وہ امر بالمعروف سے گریز نہ کریں۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:

أَكْمَلُ الْمُومِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

ترجمہ: ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ مکمل وہ انسان ہے جو حسن اخلاق رکھتا ہو اور تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کریں[۲]۔

۲۔ شوہر و زوجہ ایک دوسرے کی اپنی جانب توجہ مبذول کرنے کیلئے اسلامی اخلاق و اطوار کو بروئے کار لائیں۔ امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (ص) لِيَتَهَيَّأْ أَحَدُكُم لِزَوْجَتِهِ كَمَا تَتَهَيَّأُ زَوْجَتُهُ لَهُ [۳]۔

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنی بیوی کیلئے آمادہ و تیار رہنا چاہئے جیسے بیوی خود کو شوہر کیلئے تیار کرتی ہے۔

۳۔ زوجین کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی جنسی خواہش کو پورا کرنے کیلئے حالات کی صحت اور درستگی کے ساتھ تیار رہیں اور ایک دوسرے کیلئے خاص حالات کے علاوہ رکاوٹ نہ بنیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (ص) لِلنِّسَاءِ لَا تطولَنَّ صَلَاتَكُنَّ لِتَمْنَعَ اَزْوَاجِكُنَّ۔ ترجمہ: اپنے شوہر کو جنسی عمل سے روکنے کیلئے نماز کو طول نہ دو[۴]۔

۴۔ اولاد کی تربیت اور پرورش کی ذمہ داری شوہر اور زوجہ دونوں پر ہے تو دونوں کو ہمفکر ہو کر باہمی تعاون سے بحسن وخوبی اسے انجام دیں۔

۱۔ سورہ نساء، آیت ۱۹
۲۔ علامہ مجلسی، بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۳۸۹
۳۔ مرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۹۶
۴۔ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج ۲۰، ص ۲۴۶

شوہر کے مخصوص فرائض اور حقوق

۱۔ خداوند عالم نے شوہر کو خاندان کا سرپرست قرار دیا ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ....۔

ترجمہ: مردوں کو عورتوں پر سرپرستی حاصل ہے کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے اور چونکہ مردوں نے اپنا مال عورتوں پر خرچ کیا ہے تو نیک بیویاں شوہر کی اطاعت گزار ہوتی ہیں اور جس طرح خدا نے حفاظت کی ہے وہ بھی شوہر کی غیبت میں ہر چیز کی محافظ ہوتی ہیں[۱]۔

مرد کی سرپرستی کا مطلب یہ ہے کہ خاندان کے اخراجات کو پورا کرے۔ اس کے تحفظ کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس کی دینی اخلاقی دیکھ بھال اور برائیوں سے روکنے کی صالح تدبیر کرے۔

۲۔ اسلام نے عورت کا نفقہ شوہر پر واجب قرار دیا ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

يُشْبِعُ بَطْنَهَا وَ يَكْسُوهَا وَ إِنْ جَهِلَتْ غَفَرَ لَهَا۔ ترجمہ: عورت کیلئے کھانا، لباس (مکان) فراہم کرے اور اس کی غلطی سے در گزر کرتا رہے[۲]۔

۳۔ شرعی اور اخلاقی امور کی جانب توجہ رکھے، خود تعلیم دے یا دوسروں کے ذریعہ تعلیم کا بندوبست کرے کیونکہ شرعی اور اسلامی احکام سے دوری انسان کو ایسے گناہ میں مبتلا کرتی ہے جو جہنم میں جانے کا سبب ہوتا ہے اور خدا نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ وہ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچائیں۔[۳]

۱۔ سورہ نساء، آیت ۳۴

۲۔ حسن ابن فضل طبرسی، مکارم اخلاق، ج ۱، ص ۲۴۸

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا (سورہ تحریم، آیت ۶)

عورت کے مخصوص حقوق و فرائض

قرآن کریم اور احادیث کا مطالعہ با خبر کرتا ہے کہ نیک خاتون وہ ہے جو تمام جائز اور صحیح کاموں میں شوہر کی تابعدار، امانتدار، راز و مال شوہر کی محافظ، عفت و پاکدامن، گھر سے باہر نکلتے ہوئے شوہر کی اجازت و رضامندی، گھرداری اور بچوں کی پرورش میں حتی الامکان کوشش، پریشانیوں میں شوہر کی دلجوئی اور مدد کرتی ہو۔

حضرت علیؑ نے عورت کے تمام خصوصیات کو ایک جملہ میں جمع کر دیا ہے:

جِهادُ الْمَرأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ[۱]۔

ترجمہ: عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر داری میں حسن عمل و اخلاق برتے۔

نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"مسلمانوں کیلئے اسلام کے بعد سب سے اچھا تحفہ اچھی زوجہ ہے جس کو دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے جو اس کی اطاعت گزار ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔"

امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ عَلَى النَّبِيِّ (ص) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (ص) مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرأَةِ؟ فَقَالَ لَهَا: أَنْ تُطِيعَه وَ لَا تَعْصِيه وَ لَا تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِه وَ لَا تَصُوم تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِه وَلَا تَمْنَعُهُ نَفْسَها وَإِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهرِ قتب وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِه۔

ترجمہ: ایک عورت رسول خداؐ کی خدمت میں آئی اور کہا یا رسول اللہ عورت پر مرد کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت میں رہے۔ اس کی نافرمانی سے بچے۔ اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے۔ اس کی مرضی کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے۔ اس کو جنسی لذت سے نہ روکے اور اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے[۲]۔

۱۔ علامہ مجلسی، بحار الانوار، ج ۱۰۳

۲۔ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج ۲۰

منابع و مآخذ

❖ قرآن کریم
❖ نہج البلاغہ، ترجمہ مفتی جعفر
❖ وسائل الشیعہ، حر عاملی
❖ جامع الاخبار، جعفر، محمد شیعری
❖ مستدرک الوسائل، میرزا حسین نوری
❖ بحار الانوار، علامہ مجلسی
❖ مکارم الاخلاق، حسن بن فضل طبرسی
❖ سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی